© rasailojaraid.com

مکہ مکرمہ مین حفظ امن اہلحدیث کی تجویز کا پاپولر ہونا

(لائق توجہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ رپورٹر)

(ہمارا اصلی مقصد اتفاق ہے پس جو اس اتفاق کا مانع ہو اس سے مخالفت عین اتفاق کی حمایت ہے)

اہلحدیث کے حفظ وامن کی تجویز جو اشاعۃ السنہ نمبر۱ جلد۶ مین بصفحہ (۳۳۶) درج ہو کر شایع ہوئی تہی وہ پاپولر اور عام پسند ہو گئی ہے۔

عوام وخاص وعلما واعیان گروہ اہلحدیث نے (جنمین بعض نواب وامراء بہی شامل ہین) اس تجویز کو پسند کر لیا ہے اور بذریعہ خاص خاص مراسلات اپنی توافق رائے پر ہمکو مطلع کیا ہے بلکہ اس گروہ کے ارکان واکابر اس فکر وتجویز مین ہین کہ اس تجویز کی منظوری کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا یا سکرٹری آف سٹیٹ سے درخواست کرین۔

رہے اُن کے فروع[+] مذہب مین مخالفین اور اہل اخبار نکتہ چین جن سب کے پاس اشاعۃ السنہ نمبر۱۰۱ کی کاپیان بہیجی گئی تہین سو بہی اس تجویز کی مخالفت اور نکتہ چینی سے ساکت ہین جس سے ہم بحکم الخاموشی نیم رضا۔ اور السکوت فی معرض البیان بیان یہ استنباط کر سکتے ہین کہ وہ لوگ بہی اس تجویز سے ناخوش نہین اور اسمین سلطنت روم یا کسی اور مسلمان کا کوئی خرچ ونقصان نہین سمجہتے

نکتہ چین اخبارون سے ہماری علم مین صرف دو شخص ایسے ہین جنکو اس تجویز سے اتفاق نہین ہے۔ ایک ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکہنو (۲) اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ۔ سو بہی اس تجویز مین کوئی پولٹیکل وجہ نا اتفاقی (جسکا گورنمنٹ پر کوئی اثر مضر ظاہر ہو) بیان نہین کرتے صرف مذہبی (اور وہ بہی اپنا ذاتی) بخار وغبار نکالتے ہین۔

اڈیٹر اخبار مشیر قیصر اپنے اخبار نمبر۱۳ جلد۸ مطبوعہ ۱۵۔ اپریل مین ممبر گروہ اہلحدیث مولانا

+ لفظ فروع مین یہہ اشارہ ہے کہ اصول مذہب مین یہ سب ایک ہین صرف بعض فرعیات (جیسے رفعیدین وآمین بالجہر وغیرہ) مین انکا اختلاف ہے۔

© rasailojaraid.com

سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا غدر سنہ ۵۷ع مین شریک نہ ہونا اور اسکو معصیت و بغاوت اور عہد شکنی و بے ایمانی قرار دینا۔ اور اس عین طوفان بے تمیزی مین ایک لیڈی زوجہ مسٹر لیسن کی جان بچانا بحوالہ اشاعۃ السنہ بیان کرکے فرماتے ہین کہ "ہم خوب جانتے ہین کہ آپ خیرخواہ سرکار نصارا† ہی نہین"۔ اور نیز مولوی رحمت اللہ صاحب و فلان حاجی صاحب (مفسدین و باغیان مفسدہ سنہ ۵۷ کو مراد رکھتے ہین) کی مخبری کی ہی۔ اور سلطان روم کی تحقیر بھی دونو کی ہی"۔

اور اڈیٹر **دار السلطنت** کلکتہ اپنے پرچہ نمبر ۲۴ جلد ۴ مطبوعہ ۲۹ مارچ سنہ ۸۴ مین فرماتے ہین "یہ بہی گورنمنٹ کی بڑی خوش اقبالی ہی کہ مسلمانون مین خاطر خواہ نفاق پہیلایا جا رہا ہی اسی نفاق کا باعث تہا جو ہندوستان ہاتھ سے گیا۔ شاید اس جلد پر بہی اب گورنمنٹ کو رجوع کرینگی۔ سو کچہہ اندیشہ نہین گورنمنٹ خود متفرد ہے کہ انہین نفاق نہ ہوتا تو یہ ملک ہاتھ نہ آتا۔ اور بڑی خیرخواہی آپکی یہہ ہی کہ آپنے سنہ ۵۷ کی جہاد کا نقشہ اتار کر از سر نو گورنمنٹ کو دکہانا چاہا۔ بہلا ایسی خیرخواہی اور مخبری مین بہی آپ سرفراز نہ ہونگی تو اور کونسی کارروائی اس سے بڑہکر ہوگی۔ ان دونو مخالفین نکتہ چین نے جو مخالفت ظاہر کی ہی اسکی نسبت گورنمنٹ یقین کر سکتی ہی کہ وہ کسی پولٹیکل وجہ پر (جو حق گورنمنٹ مضر ہو) مبنی نہین ہی۔ بلکہ ان مخالفین نی اپنے زعم مین اس تجویز کو صرف گورنمنٹ کی خیرخواہی اور خوش اقبالی قرار دیدیا ہی۔ لہذا ہم گورنمنٹ کو یقین دلانی کا استحقاق رکہتے ہین کہ یہ تجویزات سوا مقلدین و مخالفین کے نزدیک یوسفل اور پاپولر ہوچکی ہی اب گورنمنٹ از راہ دور اندیشی اسکیطرف ضرور توجہ کری اور سلطنت روم سے اسباب مین خط و کتابت کری خصوصاً اس حالت مین کہ اعیان گروہ اہلحدیث کی جانب سے اس استدعا کی متضمن درخواست پیش ہو۔

صاحب گورنمنٹ سے رپورٹر ہیے امید ہی کہ وہ اس مضمون کو اچھی تفصیل سے گورنمنٹ کے گوش گذار کرینگے)

یہہ تو اس مضمون کا اصل مدعا بیان ہوا۔ **اب اُن** حضرات نکتہ چین کی نکتہ چینی پر رائے زنی کی جاتی ہی کہ وہ بہی توجہ گورنمنٹ کے لائق ہی۔ مگر پہلے اپنی معاصرین (خصوصاً اپنی ہموطن دوست اڈیٹر اخبار

† لفظ سرکار متن مین ہی اور نصاری حاشیہ مین۔ بعلامت ن نسخہ

© rasailojaraid.com

رفیق ہند سی جنہون نے اپنے پرچہ ۲۶- اپریل مین اہل اخبارات کی باہمی ناچاقی پر افسوس کیا ہی اور ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر کی اخبار میرٹھ کو باغی قرار دینے پر انکو (مصرعہ) این کار از تو آید و مردان چنین کنند کا مصداق ٹھہرایا ہی اُس سے معافی مانگتے ہین اور اسمین اپنا یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ وہ لوگ ہمکو کھلم کھلا مخبر و مفسد قرار دیتے ہین پس اگر ہم اسکے جواب مین کچھہ نہ بولین تو گویا اپنا مخبر و مفسد ہونا ناحق تسلیم کرلین - اسکے بعد گذارش پرداز ہین کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ اہلحدیث کو مفسدہ ۱۸۵۷ء کو بغاوت قرار دینے اور اسمین خود شریک نہ ہونے اور ایک لیڈی کی جان بچانے کو اڈیٹر مشیر قیصر کا خیرخواہ نصاری قرار دینا یہہ معنی رکھتا ہے کہ ایسے کامون مین اور ایسے موقعون پر گورنمنٹ کی خیرخواہی مذہب نصاری کی خیرخواہی و تائید ہی جو اسلام کے مخالف اور ناجایز امر ہے - اور اگر وہ اس کلام سے یہہ معنی مراد نہ رکھتے اور غدر ۱۸۵۷ء مین شریک ہونے اور اسکو بغاوت و معصیت قرار دینے اور اس لیڈی کی جان بچانیکو وہ جائز طور پر سرکار کی خیرخواہی سمجھتے تو لفظ نصاری جو گورنمنٹ کا مذہبی ایڈرس ہے اسموقعہ پر قلم مین نہ لاتے - اور اس معنی کر یہہ کلام گورنمنٹ سے عداوت اور ملک کو بغاوت کی ہدایت اور مذہب اسلام سے مخالفت نہین تو کیا ہے اور اسپر انکو بمقابلہ اخبار میرٹھ اپنے اخبار مطبوعہ ۱۵- اپریل مین یہہ دعوی کرنا کہ لکھنؤ مین ایسا کوئی اخبار نہین جسکو گورنمنٹ انگریزی سے دلی عداوت ہو کب زیبا ہے - اور خود مدعی اسلام ہونا اور خیرخواہان گورنمنٹ کو مخالف اسلام قرار دینا کیونکر روا ہے -

اپکو اگر مسئلہ جہاد یا غدر ۱۸۵۷ء یا خیرخواہی گورنمنٹ نصاری (جسکی ظل حمایت و رعایت مین مسلمان امن آباد ہون) کی نسبت حکم اسلام سے ناواقفی ہے تو آپ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ کو اور ان نمبرون کو جنکا اس صفحہ کے نوٹ مین ذکر ہے ملاحظہ فرمائین - اور اگر آپ ان احکام اسلام سے واقف ہو کر ان پر یقین نہین رکھتے تو پہر آپکو حلال نہین ہے کہ ایک دم غداری اس گورنمنٹ مین جسکو نصاری سے تعبیر کرتے ہین اوقات بسر کرین - بلکہ آپکے خیال کے رو سے آپ پر فرض ہے کہ اس دار الحرب سے ہجرت کر کے مکہ معظمہ پہنچیں وہان تشریف لیجاوین جہان آپ کے مہاجر مولوی رحمت اللہ (مفسد و باغی ۱۸۵۷ء) تشریف لیگئے ہین - وہان بیٹھکر اسی اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ جو جی مین آوے عداوتین باہم اسمین پہیلاوین -

© rasailojaraid.com

آپکا یہ فرمانا کہ تمنی مولوی رحمت اللہ وغیرہ یا عیان شیعہ کی مخبری کی - اسکا جواب ہم تمثیل تیچ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ مین دیچکے ہین پہر اس اعتراض کا اعادہ فتوت تو نہین ہے اور اگر آپنے یہ سمجھ لیا تہا کہ اشاعۃ السنہ کو ہماری ناظرین اخبار کہان دیکہتے ہونگے تو یہ اور بہی شرم کی بات ہی جو چیز چہپ کر مشتہر ہو جاوے وہ کہین چہپی رہسکتی ہی لیجئے ہم پہر وہی جواب عرض کرتے ہین - اشاعۃ السنہ نمبر ۱ کے تمثیل تیچ کی معروضات کی دفعہ ۱۳ مین ہمنے کہا ہی ان رسایل مین بعض مسلمانون کی واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہی اسسے بہی اپنی ہی ضرر کی مدافعت مدنظر ہی جو شخص اسکو مسلمانون کی مخبری یا مخبری قرار دیکر وہ پہلی اکمل الاخبار دہلی نمبر ۶ ہم جلد ۱۸ - اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ اور رسالہ انتظام المساجد اور رسالہ جامع الشواہد زرد رو ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکہے کہ پہلی کس نے مسلمانون کو باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہی اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہی پہر جو کہنا ہو سو کہے اب اگر اسکی آپ تفصیل لوگون کو سنانی چاہتے ہین تو ہمکو اس سے بہی دریغ نہین **آپنے** اخبار نمبر ۲ جلد ۸ مین اہلحدیث کی نسبت فرمایا ہی کہ گورنمنٹ کی باب مین کچہہ اور ہی ارادہ رکہتے ہین اور اسکی حاشیہ مین کہا ہی جیسا کہ حکام کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہی اور اکمل الاخبار کے نمبر ۲۶ جلد ۱۸ مین اہلحدیث کی نسبت کہا ہی کہ ہندوستان مین ان مٹہی بہر مفسد اور باغیون کے کہنے سے (گورنمنٹ) پانچ کروڑ مسلمانون کو باغی کر دی اور رسالہ جامع الشواہد اور انتظام المساجد کی عبارتین نمبر ۱ مین بصفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ منقول ہو چکی ہین - اب **فرمایئے** مسلمانون کی مخبری کس نے کی - آپ اگر اس جرم سے بری ہین اور جو کچہہ ہمنے آپ کی اخبار یا اکمل الاخبار دہلی سے نقل کیا ہے غلط نقل کیا ہی - تو آپ پہلی مخبرون اور جہوٹون پر لعنت کہین اور ہم اسپر مشن باد اور آمین بالجہر کہنے کو حاضر ہین -

یہی ایڈیٹر دار السلطنۃ کلکتہ کی دعوی مخبری کا جواب ہی اور جو **اس نے** اور سخت کلامیان کی ہین اسکا ہم کچہہ جواب نہین دیتے ہم سے پہلی ایک تالث ہم عصر ایڈیٹر اخبار کوہ نور لاہور نے جو اسکا جواب دیا ہی اسکو ناظرین کی انصاف کی امید سے نقل کر دیتے ہین - آپ فرماتے ہین

اتنی زیادتی بہی چاہیئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۹ - مارچ کے اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نے کچھہ ادپر تین کالم **مولوی محمد حسین** لاہوری" کے عنوان سے لکھکر جتایا ہے کہ مولوی صاحب موصوف اہل اسلام مین فساد کی ترقی دینے والون بلکہ بانیان فساد مین **اول** نمبر ہین اور انکی اشاعت السنہ کو اشاعۃ النفاق کے نام سے نامزد کر کے بہت سی پر جوش بحث آن کی اور اُن کے اوستاد مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی کے مذہبی عقاید پر کی ہے جسپر یہہ دو نو مقلد اور غیر مقلد بزرگوار آپ ہی بہگت لین گے - مگر ہماری اپنی گذارش تو کمترس معاصرین سی صرف اسیقدر ہے جسکو پہلی بہی بمراتب التماس کر چکے ہین کہ جہانتک ممکن ہو کبہی **ذاتیات** سی بحث نہ کی جاسے اور نہ وہ کسی اخبار کو (جبکہ وہ سب ہندو مسلمان اور عیسائیون کے ساجھی کا مال ہونے سے محض ایک ملکی اخبار تسلیم کیا گیا ہے) مذہبی چھیڑ چھاڑ کا آلہ بنائین ایسی فقظ یا کسی لئے تو کچھہ وہی قومی رسالی یا خاص قسم کے اخبار موزون معلوم ہوتے ہین - جو مرحوم تہذیب الاخلاق یا نور افشان لدہیانہ یا گیور کہشائی بجواڑہ کیطرح اپنی اغراض کی اشاعت کے بعد اُنہی اغراض سی نامزد کردئی ہون - ایک ملکی اخبار مین اور پہر وہ بہی اڈیٹوریل کے ذیل مین ایسی دور از مصلحت کج بحثیون کا درج کرنا وقایع نگاری کی پولیٹکل شریعت مین گناہ کبیرہ سے کم نہین ہی - جس سی ملکی اخبارون اور اصلاحون اور انتظامون یا اخلاقی ترقیات کی تدابیر کے عوض آپسمین تسکر رنجی یا ایک دو ہم خیالون کی جی خوش کر دینے کے سوا کوئی نیک نتیجہ نکل نہین سکتا - ایک ایسا ناکارہ جوش جو کسی مہذب گروہ کی انسان سے لام کاف نکالنے مین ظاہر ہو صرف نفرت و کراہت ہی کی بنیادون کو مضبوط نہین کرتا - بلکہ (دور از حال دوستان) کبہی کبہی اس سی انسان ایسا ریوڑی رکے پہیر مین آجاتا ہے کہ توبہ ہی بہلی - دار السلطنت جیسی اخبار سی جسکا مقام اشاعت ایک واجب التعظیم دار الامارت ہندوستان کے لئے ہی بعید ہی کہ وہ کسی سے اولجہنا پسند کرے - بلکہ ہم تو اس فن شریف کے چمنکدہ مین اُنہی تمام ننھے پودے سے انکی عمدہ نشو ونما اور نشو و نما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے کے لئے یہی رفیقانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ اپنی رفتار وگفتار مین سلامت روی اختیار کرین اور ہر چہ برخود مپسندی بر دیگران مپسند کو اپنا دستور العمل بنائین - ورنہ کچھہ دہی پاجی - مخالف - چڑچڑے - بدوضع - اوباش - لچے - لُقے - نالایق شہدہ مزاج وغیرہ وغیرہ کہنا نہین جانتے

دہن خویش بدشنام میالا صائب — کاین زرِ قلب بہرکس کہ دہی باز دہد

ہم مطلق شوخی تحریر کے مانع ومزاحم نہین ہین بلکہ جب کسی امر کے نتیجہ کی برائی بہلائی کا فیصلہ کرکے شوخ قلمی کو مہذب پیرائے مین ظاہر کیا جاوے تو ہم دل سے اس تحریر کو پسند کرتے ہین لیکن وہ سب الفاظ یا اُس قسم کے الفاظ جو ایک رفیق ہمعصر کے خیال کا نمونہ اور اُنکی ایک ہی مضمون سے ہمنے بطور مشتے نمونہ خروارے نقل کئے ہین بہت ہی نازیبا اور وقایع نگاری کے مسلک کے خلاف ہین - جسکا معیار یہی ہے کہ اگر وہ اپنے لئے انہین پسند نہین کر سکتے تو ضرور وہ سب کے نزدیک بہی ناپسندیدہ ہین جسکی اصلاح بہت ضروری ہے - اگر کسے ایسے ویسے مضمون کے لکہنے کے بعد اُسکی نظر ثانی کی بہی تکلیف گوارا کیجایا کرے اور ساتہہ ہی اتنا خیال بہی التزاما ہونا رہے کہ اُسوقت راقم مضمون اسکو نہین دیکہہ رہا ہے بلکہ کسی بڑے سے بڑے حریف یا نکتہ چین کی نظر اُسپر پڑ رہی ہے اور اس صورت مین جن الفاظ یا عبارات کی نسبت یہہ احتمال ہوتا ہو کہ حرفا کو اُنپر انگشت نمائی کا موقع ملیگا - اور پہر اُنکی حک واصلاح بہی کردی جایگی تو ہمین امید نہین کہ کبہی کوئی فی نکل سکے -" (کوہ نور نمبر ۱۴ جلد ۶۳ مطبوعہ ۱۵ اپریل [illegible]ء)

اس جواب کے جواب یا آیندہ ہماری کسی بات کے جواب مین اڈیٹر دارالسلطنت کلکتہ سخت کلامی سے پیش آوین گے تو ہم بہی جو کچھہ مناسب نظر آیا سنائینگے **بالفعل** باقتباس کلام اپنے ہمعصر اڈیٹر کوہ نور لاہور کے اتنا کہتے ہین کہ یہہ اخبار جس کے اڈیٹر کے ایسے خیال ہین دارالسلطنت کلکتہ سے شایع ہونیکے لایق نہین ہے اسمین کلکتہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نام کو بٹہ لگتا ہے - یہہ دہلی ہی سے جہان کا اس کا مشتہر (یا پروپرائیٹر) رہنے والہ ہے اور وہ قدیم سے فتنہ و فسا د کا معدن و منبع ہے شایع ہونیکے لایق ہے - اور اگر اسکے اس قسم کے خیالات کہ دو مسلمانون کا باہمی تفرقہ گورنمنٹ کی خوش اقبالی ہے اور گورنمنٹ اسباب کی خود مفرح ہے گورنمنٹ کے نزدیک پسندیدہ و خیر خواہانہ خیالات ہین تو اس اخبار کو اور ترقی دینی چاہیئے - گورنمنٹ اسکے پریس کو لنڈن مین بلالے اور وہان سے یہ اخبار دار السلطنت لنڈن کے نام سے شایع ہوا کرے -

اخیر مین ہم اسبات پر افسوس اور حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہین کہ آیا اس قسم کے مضامین کو صاحب گورنمنٹ رپورٹر اور پولٹیکل عہدہ دار گورنمنٹ گورنمنٹ مین پیش نہین کرتے - یا پیش ہوکر معرض بحث و غور مین نہین آتے -

ہمارے فیاض و ہر دل عزیز وایسرائے لارڈ رپن بالقابہ نے اخبارون کو آزادی تو دی ہے مگر ایسے مضامین کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی نصاری کی خیر خواہی ہے اور گورنمنٹ مسلمانون کی باہمی تفرقہ کو اپنی خوش اقبالی سمجھتی ہے کیطرف بے التفاتی و کم توجہی ہرگز پالیسی گورنمنٹ کے موافق نہین ہے - یہ مضامین کبھی نہ کبھی برا اثر دکھاوینگے مسلمانون کو خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ سے منحرف کردینگے - آیندہ گورنمنٹ خود دانا ہے -

امور مملکت و ملک خسروان دانند
گدائی گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

© rasailojaraid.com